أفلت شموس الأولين وشمسنا ★ أبداً على أفق العلى لا تغرب

ہو گئے اسلاف کے سورج غروب ★ میرے سورج کو نہیں خوفِ زوال (شمس بریلوی)

غوث الثقلین محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کی مشہورِ زمانہ تصنیف

الغنیۃ لطالب طریق الحق

مشہور بہ

غنیۃ الطالبین

کا

اردو ترجمہ

جس میں اندازِ بیاں کا لطف اور سلاست زبان کا کیف ہر ہر سطر میں موجود ہے

بہ تبویب و ترتیبِ خاص

از

ادیبِ شہیر حضرت شمس صدیقی بریلوی فاضلِ مشرقیات

(سابق صدر شعبہ فارسی دار العلوم منظر اسلام بریلی)

ارشد برادرس

۱۵۶۱ سیکنڈ فلور، گلی کرتانہ۔ سوئیوالان۔ نئی دہلی ۲

کتاب ——— غنیۃ الطالبین

تصنیف ——— محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

مترجم ——— ادیب شہیر شمس بریلوی

طابع ———

ناشر ——— ارشد فاخر دہلوی

تعداد طباعت ——— ایک ہزار

صفحات ——— سات سو

قیمت مجلد سنہری ڈائی آفسٹ کاغذ ———

ارشد برادرس
۱۵۶۱۔ سیکنڈ فلور گلی کوتانہ
سوئیوالان۔ نئی دہلی ۲

ہدایت کے راستے سے بھٹکے ہوئے

فرقوں کا بیان

ان گمراہ فرقوں کے بیان میں جو راہ ہدایت سے بھٹک گئے ہیں اس کی اصل وہ حدیث ہے جس کو کثیر بن عبداللہؓ نے اپنے والد اور جد کی سند کے ساتھ ساتھ بیان کیا ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم اپنے سے پہلے لوگوں کے راستے پر قدم بہ قدم ضرور چلو گے اور ان ہی چیزوں کو اختیار کروگے جن کو انھوں نے اختیار کیا تھا، ایک ایک بالشت ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک گز (ان کی پیروی کروگے) یہاں تک کہ اگر وہ سوسمار (گوہ) کے بھٹ میں بھی گھسے تھے تو تم بھی ان کی پیروی کے لئے سوسمار کے بھٹ میں داخل ہوگے۔ اچھی طرح سن لو کہ حضرت (موسیٰ علیہ السلام) کی ہدایت کے برعکس بنی اسرائیل ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے تھے جن میں ایک فرقہ کے سوا سب گمراہ تھے اور وہ ایک فرقہ مسلمانوں کی جماعت کا تھا۔ پھر عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کی ہدایت کے خلاف عیسائی پھٹ کر بہتر (۷۲) فرقوں میں ہوگئے اور ان میں ایک فرقہ کے سوا تمام فرقے گمراہ اور بے دین تھے وہ ایک فرقہ اسلام اور مسلمانوں کی جماعت کا تھا اس کے بعد تم ۷۳ (تہتر) فرقے ہو جاؤ گے۔ اور ان میں سوائے ایک فرقہ کے باقی سب گمراہ ہونگے اور وہ فرقہ اسلام اور مسلمانوں کی جماعت کا ہوگا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؓ سے مروی ہے کہ سرکار عالی نے ارشاد فرمایا، میری امت پھٹ کر ۷۳ فرقے بن جائے گی، امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے سب سے بڑا فتنہ وہ فرقہ ہوگا جو احکام (دینی) کا فیصلہ صرف اپنی رائے سے کریگا، خود ہی... حلال کو حرام بنائے گا اور خود ہی حرام کو حلال ٹھہرائے گا۔

عبداللہ بن زیدؓ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا، بنی اسرائیل پھٹ کر اکہتر فرقوں میں ہوگئے ایک کے سوا سب دوزخی ہوئے اور میری امت پھٹ کر ۷۳ فرقے ہو جائیں گے جن میں سے ایک کے سوا سب دوزخی ہونگے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایک کیسا ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے سیدھے راستہ پر چلے گا۔

جس تفرقہ کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آپ کے زمانے میں ہوا نہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں ہوا۔ بلکہ یہ اختلاف صحابہ کرام اور تابعین حضرات کی وفات کے کئی سو سال بعد ظہور میں آیا یعنی اس وقت جب کہ مدینہ منورہ میں ساتوں فقیہ حضرات وفات پاچکے تھے، مختلف شہروں کے علماء اور فقیہ بھی دنیا سے رخصت ہوچکے تھے اور ان کے انتقال سے علم بھی مرگیا اور سالہا سال بیت گئے اور صدیاں گذر گئیں تو عام طور پر دین میں افتراق و اختلاف پیدا ہوگیا اور صرف ایک چھوٹا گروہ اہلِ حق کا رہ گیا، نجات پانے والا گروہ یہی ہے اللہ نے اپنے دین کی حفاظت اسی کے ذریعہ سے فرمائی۔

حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم عطا فرمانے کے بعد ان کے سینوں سے نہیں نکالے گا بلکہ علماء وفات پا جائیں گے۔ جب کوئی عالم مرجائے گا تو اس کا علم بھی اسی کے ساتھ چلا جائے گا یہاں تک کہ جہلا باقی رہ جائینگے جو خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ایک دوسری روایت میں حدیث شریف کے الفاظ

اِس طرح ہیں" حضور والا نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں فرمائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے کھینچ کر نکال لے بلکہ علماً کے وفات پا جانے سے علم بھی مرجائے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیں گے ان سے مسائل دریافت کئے جائیں گے اور وہ نہ جاننے کے باوجود فتویٰ (جواب) دینگے نتیجہ یہ کہ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے۔ حضرت کثیرؓ بن عبداللہ بن عوف اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں آجاتا ہے اسی طرح دین سمٹ کر حجاز میں آجائے گا۔ دین کی حفاظت حجاز سے ہوگی جس طرح ہرنوں کی حفاظت پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ جانے سے ہوتی ہے۔ دین کا ظہور غربت کی حالت میں ہوا تھا لوٹ کر دوبارہ دین غریب ہو جائے گا، غریبوں کے لئے یہ خوشخبری کا باعث ہے۔ عرض کیا گیا غربا کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا وہ لوگ کہ جب لوگ میری سنت کو بگاڑ دیں گے تو وہ سنوار دینگے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ ہر زمانے میں لوگ ایک سنت کو مردہ اور ایک بدعت کو زندہ کریں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر فرمایا تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنوں سے بچ نکلنے کا کیا راستہ ہوگا؟ فرمایا اللہ کی کتاب کہ یہی پُر حکمت موعظت نامہ ہے، یہی صراط مستقیم ہے یہی وہ کتاب ہے جس میں زبانوں کا اشتباہ پیدا نہیں ہوتا، اسی کو جب جنات نے سنا تو وہ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا کہے بغیر نہ رہ سکے، جو اس کے موافق کہے گا وہ سچا ہوگا اور جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ انصاف کرے گا۔

حضرت عرباضؓ بن ساریہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ کی اقتدا میں فجر کی نماز پڑھی حضور نے ایسا دل نشین وعظ فرمایا کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، دلوں پر خوف طاری ہوگیا اور بدن گرما گئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی یہ نصیحت تو ایسی ہے کہ ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حضور ہم کو چھوڑ رہے ہوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرتے رہنے اور حاکم کی اطاعت و فرماں پذیری کی نصیحت کرتا ہوں خواہ وہ حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بڑے اختلافات دیکھے گا تمھارے لئے میری سنت اور میرے ان خلفاً کی سنت پر قائم رہنا لازم ہے جو میرے بعد ہوں گے اور تم کو سیدھا راستہ دکھائیں گے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور دانتوں سے پکڑ لینا۔ دین میں نئی باتوں سے بچنا کیونکہ دین میں پیدا کی ہوئی ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دعوت دینے والا سیدھے راستے کی طرف بلائے اور اس کی دعوت کی پیروی کی جائے تو پیروی کرنے والوں کی طرح اس رہنما کو بھی ثواب ملیگا مگر پیروی کرنے والوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جو ضلالت کی دعوت دے اور اس کی پیروی کی جائے تو اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر اس پر وبال ہوگا جب کہ پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔

باب ۹

تہتّر فرقے

ناجی - خارجی - شیعہ - رافضی - معتزلہ - قدریہ اور دوسرے فرقے

یہ تمام تہتر فرقے دراصل دس گروہوں سے نکلے ہیں :- (۱) اہل سنت (۲) خارجی (۳) شیعہ (۴) معتزلہ (۵) مرجیہ (۶) مشبّہہ (۷) جہمیہ (۸) ضراریہ (۹) نجاریہ (۱۰) کلابیہ -

اہل سنت کا صرف ایک ہی طبقہ ہے، خوارج یا خارجیہ کے پندرہ، معتزلہ کے چھ، مرجیہ کے بارہ، شیعہ کے بتیس، مشبّہہ کے تین فرقے ہیں۔ ضراریہ، کلابیہ، نجاریہ اور جہمیہ کا ایک ایک فرقہ ہے اس طرح کل ۷۲ (بہتر) فرقے ہوئے۔ فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت کا ہے، اس کا مسلک اور عقیدہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ قدریہ اور معتزلہ فرقہ کے لوگ اس فرقہ ناجیہ کو مجبرہ کہتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی مشیت، قدرت، ارادہ اور تخلیق کی تابع ہے۔ مرجیہ اس فرقہ ناجیہ کو شکاکیہ (شکیہ) کہتے ہیں کیونکہ اس گروہ کے لوگ ایمان کو مشیت الٰہی کی شرط سے مشروط کرنے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں انشاء اللہ مومن ہوں تو اس طرح کہنا درست ہے (جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے)

رافضی اس ناجیہ فرقہ کو ناصبیہ کہتے ہیں کیونکہ ان کا اصول ہے کہ اپنے امام کو جماعت کی رائے سے مقرر کرتے ہیں۔ جہمیہ و نجاریہ دونوں اس فرقہ کو مشبّہہ کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم، قدرت اور حیات وغیرہ صفات کا اثبات کرتے ہیں، باطنیہ اس کو حشویہ کہتے ہیں چونکہ یہ گروہ احادیث کا قائل اور آثار کے ساتھ تعلق رکھتا ہے حالانکہ ان کا کوئی اور نام نہیں ہے بجز اس کے کہ وہ اصحاب حدیث اور اہل سنت ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

خارجیوں کے نام اور القاب مختلف ہیں، اس گروہ کو خارجی کہنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف خروج کیا تھا، ان کا نام حکمیہ بھی ہے اس لئے کہ انھوں نے ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) کے حکم ہونے کا انکار کیا تھا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو حکم مان لیا تو خارجیوں نے کہا حکم دینا صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (کسی کو خلیفہ کے تقرر کے متعلق فیصلہ صادر کرنے کا حق نہیں ہے) ان کو حروریہ بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتھ چھوڑ کر مقام حروراء میں جا کر ٹھہر گئے تھے۔ ان کو شراۃ (بیچنے والے) اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کا دعویٰ تھا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی جانیں فروخت کر دی ہیں[1]، ان کو مارقہ بھی کہا جاتا ہے۔ مارقہ کہنے کی وجہ یہ ہے

---

[1] اللہ کی خوشنودی اور ثواب حاصل کرنے کے لئے۔

کہ یہ لوگ دین سے خارج ہوگئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہی حالت بیان کی تھی اور فرمایا تھا یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ثم لا یعودون فیہ (وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جسطرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے، پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے) چنانچہ یہ لوگ دین اسلام سے باہر ہوگئے ملت اسلامیہ کو چھوڑ دیا اور جماعت سے الگ ہوگئے اور راہ راست سے بھٹک گئے، حکومت اسلامیہ سے خارج ہوگئے، خلفاء کے خلاف انہوں نے تلوار اٹھائی اور ان کے خون اور مال کو حلال قرار دیا، اپنے مخالفوں کو کافر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور انصار پر سب و شتم کیا اور ان سے تبرا (بیزاری کا اظہار) کیا، ان حضرات کو کافر ہوجانے اور کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونے کی نسبت کی، ان کی مخالفت کو جائز قرار دیا، یہ لوگ عذاب قبر اور حوض کوثر پر ایمان نہیں رکھتے، نہ یہ رسول اللہ کی شفاعت پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جو دوزخ میں داخل ہوگیا وہ پھر خارج نہیں ہوگا اور کہتے ہیں کہ جس نے ایک دفعہ جھوٹ بولا یا گناہ صغیرہ یا کبیرہ کا مرتکب ہوا اور بغیر توبہ کئے مرگیا تو وہ کافر ہے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا یہ ایک جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، صرف اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ نماز کو اس کے وقت سے تاخیر میں ادا کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ اسی طرح بغیر چاند دیکھے روزے اور افطار کو جائز سمجھتے ہیں، نذر کرنے، بغیر ولی کے نکاح کرنے کو بھی جائز سمجھتے ہیں، دست بدست ایک درہم کے بدلے دو درہم لینا جائز سمجھتے ہیں (سود نہیں جانتے) چمڑے کے موزے پہن کر نماز پڑھنا ان کے نزدیک درست نہیں، چمڑے کے موزوں پر مسح کو بھی درست نہیں مانتے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بادشاہ کی اطاعت درست نہیں، خلافت قریش کے ساتھ مخصوص نہیں۔

اس فرقہ کے لوگوں کی زیادہ تعداد جزیرہ عمان، موصل، حضرموت (حضر الموت) اور اطراف عرب میں ہے۔ عبداللہ بن زید، محمد بن حرب، یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون نے ان کے لئے مذہبی کتب تصنیف کیں۔ ان کے پندرہ فرقے ہیں۔ ایک فرقہ نجدات ہے جو نجدہ بن عامر حنفی ساکن یمامہ کی طرف منسوب ہے یہی گروہ عبداللہ بن ناصر کے ساتھیوں کا ہے۔ اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ جس نے ایک مرتبہ جھوٹ بولا یا کوئی صغیرہ گناہ کیا اور اس پر قائم رہا (توبہ نہ کی) تو وہ مشرک ہے اور جس نے زنا کیا۔ چوری کی شراب پی مگر ان گناہوں پر قائم نہ رہا (توبہ کرلی) تو وہ مسلمان ہے، ان کی نظر میں امام وقت کی ضرورت نہیں صرف کتاب اللہ سے واقفیت ضروری ہے۔

ان میں سے ایک گروہ کا نام ازارقہ ہے یہ نافع بن ازرق کے ساتھیوں کا گروہ ہے ان کا عقیدہ ہے کہ یہ گناہ کبیرہ کفر ہے اور دنیا دار الکفر ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جب حضرت موسیٰ اشعری اور حضرت عمرو بن العاص کو اپنے اور امیر معاویہ کے درمیان استحقاق خلافت کا جھگڑا فیصل کرنے کے لئے پنچ اور حکم مانا تھا تو ان دونوں نے حکم بن کر کفر کیا۔ یہ مشرکوں کے بچوں کو (جہاد میں) قتل کرنا جائز قرار دیتے ہیں۔ یہ زنا کی سزا سنگساری (رجم) کو حرام کہتے ہیں۔ پاک دامن مرد پر زنا کی تہمت لگانے والے پر حد شرعی لگانا یہ جائز نہیں سمجھتے اور پاک دامن شوہر والی عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے پر حد لگانا جائز خیال کرتے ہیں۔

؎ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے لحاظ سے یہ تعیین فرمایا ہے۔

خارجیوں کا ایک گروہ فدکیہ بھی ہے یہ گروہ ابن فدیک کی طرف منسوب ہے، ایک گروہ عطویہ ہے یہ عطیہ ابن اسود کی طرف منسوب ہے، ایک عجاردہ بھی ہے یہ عبدالرحمٰن بن عجرد سے نسبت رکھتا ہے۔ عجاردہ کے مختلف گروہ ہیں یہ سب میمونیہ کہلاتے ہیں یہ لوگ پوتی، نواسی، بھتیجی اور بھانجی سے نکاح جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ سورہ یوسف اصل قرآن میں نہیں ہے بلکہ الحاقی ہے۔ ان کا ایک فرقہ حازمیہ کہلاتا ہے۔ ان کے اہل اسلام سے الگ اور خارج ہونے کا باعث ان کا یہ عقیدہ ہے کہ دوستی اور دشمنی اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں ہیں، فرقہ حازمیہ سے بھی ایک گروہ الگ ہو گیا اس کا نام معلومیہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں سے نہیں پہچانتا وہ جاہل ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ بندوں کے افعال اللہ کے پیدا کئے ہوئے نہیں ہیں۔ کسی فعل کی قدرت ..... وقوع فعل کے وقت ہوتی ہے اس سے پہلے نہیں ہوتی۔

خارجیوں کے اصلی پندرہ فرقوں میں سے ایک فرقہ مجہولیہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اگر کوئی کسی ایک نام سے بھی اللہ کو جانتا ہے وہ عالم ہے جاہل باللہ نہیں ہے۔ خارجیوں کا ایک فرقہ صلتیہ ہے یہ عثمان بن صلت سے نسبت رکھتا ہے اور اس بات کا مدعی ہے کہ جو شخص ہمارے نظریات مان لے اور مسلمان بھی ہو جائے تب بھی اس کی نابالغ اولاد کو مسلمان نہیں کہہ سکتے جب تک وہ (اولاد) بالغ ہونے کے بعد ہمارے نظریات اور عقائد کو نہ مان لے۔

خارجیوں کا ایک گروہ اخنسیہ ہے جو اخنس کی طرف منسوب ہے، یہ قائل ہے کہ آقا غلام کی اور غلام آقا کی زکوٰۃ لے سکتا ہے بشرطیکہ محتاج مسکین ہو۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ظفریہ ہے جس کی ایک شاخ حفصیہ ہے اس کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اللہ کو پہچانتا ہو، اس کا اقرار کرتا ہو وہ شرک سے پاک ہو جاتا ہے، خواہ وہ رسول کا، جنت کا، دوزخ کا سب کا منکر ہو اور تمام جرائم کا مرتکب ہو، قاتل ہو، زنا کو حلال جانتا ہو، مشرک صرف وہ ہے جو اللہ کو نہ پہچانے اور اس کا انکار کرے، اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت میں جو لفظ حیوان آیا ہے اس سے مراد حضرت علیؓ اور ان کا گروہ ہے اور اصحابہٗ یدعونہٗ الی الھدیٰ ائتنا سے مراد اہل نہروان ہیں (یعنی خارجی ہیں) خارجیوں کا ایک فرقہ اباضیہ ہے جس کا خیال ہے کہ تمام فرائض الٰہیہ ایمان ہیں، گناہ کبیرہ کفرانِ نعمت ہے کفر نہیں ہے۔

خوارج کا فرقہ بہنسیہ ابی بہنس سے منسوب ہے، یہ فرقہ اس امر کا مدعی ہے کہ جب تک آدمی اللہ کے ہر حلال اور حرام کے حکم سے تفصیلی طور پر واقف نہ ہو مسلمان نہیں ہوتا، اسی گروہ کے کچھ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کسی نے کوئی فعل حرام کیا تو اس کو اس وقت تک کافر نہیں کہا جا سکتا جب تک اس کا معاملہ حاکم کے سامنے پیش نہ کر دیا جائے اور وہ اس پر حد شرعی جاری نہ کر دے۔ شرعی سزا جاری ہونے کے بعد اس کو کافر قرار دیا جائے گا۔

خارجیوں کا ایک اور گروہ شمراخیہ ہے یہ عبداللہ بن شمراخ سے منسوب ہے، اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ ماں باپ کو قتل کر دینا حلال ہے۔ ابن شمراخ نے جب دار التقیہ (خوارج کا مرکزی مقام) میں اس عقیدہ کا دعویٰ کیا تو تمام خارجی اس سے الگ ہو گئے۔

خارجیوں کا ایک فرقہ بدعیہ بھی ہے جس کا عقیدہ ازارقہ جیسا ہے، یہ لوگ ازارقہ سے صرف اتنی بات میں الگ اور منفرد ہیں کہ ان کے عقیدے کی بنا پر دو وقت کی نماز فرض ہے یعنی دو رکعت صبح کی اور دو رکعت شام کی۔ وہ کہتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ[1] ازارقہ کی طرح کافروں کی عورتوں کو قید کرنا اور ان کے بچوں کو قتل کرنا ان کے عقیدے میں جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا۔[2]
فرقہ نجدات کے علاوہ تمام خارجی بالاتفاق گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں، ابوموسیٰ اشعریؓ اور عمرو ابن العاص کی تحکیم پر رضامندی کے باعث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بھی تکفیر کرتے ہیں۔

شیعہ فرقہ

شیعہ فرقہ مختلف ناموں سے موسوم ہے، اس کو رافضی، غالیہ، شیعہ، طیارہ بھی کہتے ہیں، اس فرقہ کو شیعہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں اور آپ کو تمام صحابہ کرام سے افضل مانتے ہیں۔ رافضی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انھوں نے اکثر صحابہؓ کرام) کو چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا۔ بعض لوگوں نے رافضی کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ جب زید بن علی (حضرت زین العابدینؓ) نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مودّت کا اظہار کیا اور دونوں بزرگوں کی دوستی کا اعتراف کیا تو ان لوگوں (رافضیوں) نے حضرت زید بن علی کو چھوڑ دیا۔ حضرت زیدؓ نے فرمایا ان لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اس لئے ان کو رافضی کہا جائے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیعہ وہ ہوتا ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل نہ قرار دے یعنی رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیتا ہے۔

شیعہ کا ایک فرقہ قطعیہ ہے، اس نے موسیٰ بن جعفر کی موت پر قطعی اجماع کر لیا ہے، ایک فرقہ غالیہ ہے، یہ گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت زیادہ غلو کرتا ہے، نازیبا باتیں کہتا ہے۔ حضرت علی کے اندر ربوبیت اور نبوت کی صفات کو تسلیم کرتا ہے۔ ہشام بن حکم، علی بن منصور، حسین بن سعید، فضل بن شاذان، ابوعیسیٰ وراق، ابن راوندی، نفیجی اس فرقے کے مذہبی مصنفین ہیں (اس فرقے کے لئے مذہبی کتابیں لکھی ہیں) اس فرقے کی بیشتر آبادی قم۔ کاشان، بلادِ ادریس اور کوفہ میں ہے۔[3]

رافضیوں کے فرقے

رافضیوں کے اصل تین گروہ ہیں غالیہ، زیدیہ اور رافضہ، غالیہ کے بارہ فرقے ہو گئے جو اس طرح ہیں۔ بنانیہ۔ طیاریہ۔ منصوریہ۔ مغیریہ۔ خطابیہ۔ معمریہ۔ ازلیعیہ۔ مفضلیہ۔ متناسخہ۔ شرلیعیہ۔ سبلبتیہ۔ مفوضہ۔
فرقہ زیدیہ کی یہ چھ شاخیں ہو گئیں:۔ جارودیہ۔ سلیمانیہ۔ بتریہ۔ نعیمیہ۔ یعقوبیہ۔ تناسخیہ (دوبارہ دنیا میں واپس آنے کا قائل، یعنی تناسخ کا)۔
رافضیہ کے چودھا[4] گروہ ہیں:۔ قطعیہ۔ کیسانیہ۔ کریبیہ۔ عمیریہ۔ محمدیہ۔ حسینیہ۔ ناوسیہ۔ اسماعلیہ۔ قرامطیہ۔ مبارکیہ۔ شمیطیہ۔ عماریہ۔ مطوریہ۔ موسویہ۔ امامیہ۔[5]

---

[1] دن کے دونوں اطراف (صبح وشام) میں نماز قائم کرو۔ [2] روئے زمین پر کسی کافر کو باقی نہ چھوڑ۔
[3] حضرت مصنف پیران پیر کے مبارک دور میں ان کی تعداد ان شہروں میں ایسی ہی تھی جیسا کہ ارشاد فرمایا۔ [4] یہ تعداد پندرہ ہوتی ہے۔ حضرت مصنف نے چودھا بتائی ہے غالباً آپ نے امامیہ کو پہلے بیان فرمایا ہے اور دوبارہ شمار نہیں فرمایا۔ اصل عبارت یہ ہے:۔ "واما الرافضیہ، فالی اربع عشرہ فرقۃ التی تفرعت عنہا"

رافضیوں کے تمام گروہ اور فرقے اس امر پر متفق ہیں کہ خلافت کا ثبوت عقلی ہے (اجماعی نہیں ہے بلکہ نص کا محتاج ہے)، تمام امام ہر غلطی نسیان اور خطا سے پاک ہیں۔ مفضول کی امامت افضل کی موجودگی میں جائز نہیں (صحیح قول وہی ہے جو ہم خلفائے کرام کے ذکر میں پہلے بیان کر چکے ہیں۔

حضرت علیؓ کو تمام صحابہؓ پر ترجیح دینے میں بھی یہ سب متفق ہیں۔ انکا دعویٰ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت منصوص ہے اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ کرام سے تبرا کرتے ہیں (بیزاری کا اظہار) صرف زیدیہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ (وہ اس بات کے مخالف ہیں)۔

تمام رافضی اس بات پر بھی متفق ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت نہ دینے کے باعث (ان سے بیعت خلافت نہ کرنے کے سبب سے) سوائے چھ آدمیوں کے تمام صحابی مرتد ہوگئے۔ وہ چھ افراد یہ ہیں۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عمارؓ۔ حضرت مقداد بن اسود۔ حضرت سلمان فارسی اور دو اور آدمی :۔ اس فرقہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خوف کی حالت میں امام یہ کہہ سکتا ہے کہ میں امام نہیں ہوں، ان کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ کسی چیز کے موجود ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یوم حساب سے قبل مردے دنیا میں دوبارہ لوٹ آئیں گے مگر رافضیوں کا فرقہ غالیہ اس کا قائل نہیں وہ حساب کتاب اور حشر کا بھی منکر ہے۔

رافضیوں کے تمام فرقوں کا عقیدہ ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہو چکا یا آئندہ جو کچھ ہوگا امام کو ان سب کا علم ہوتا ہے (خواہ وہ دینی چیز ہو یا دنیوی) یہاں تک کہ زمین پر جس قدر رخزف ریزے ہیں اور بارش کے جتنے قطرے زمین پر گرتے ہیں ان کا بھی اسے علم ہوتا ہے اور ان کا شمار جانتا ہے، اسی طرح امام درخت کی پتیوں کی تعداد سے بھی واقف ہوتا ہے، انبیاء (علیہم السلام) کی طرح آئمہ کے ہاتھوں سے بھی معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا یہ خیال ہے کہ جن لوگوں نے حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے جنگ کی وہ کافر ہوگئے۔ اسی طرح کے ان کے اور بھی بہت سے عقائد و اقوال ہیں۔

غالیہ

غالیہ گروہ (جو رافضیوں سے الگ ہے) تو یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ دوسرے صحابہؓ کی طرح زمین میں دفن نہیں ہوئے بلکہ وہ ابر میں ہیں، وہ وہیں سے اللہ کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور آخر زمانہ میں پھر آئیں گے اور دشمنوں کو قتل کریں گے۔ حضرت علیؓ اور دوسرے تمام آئمہ فوت نہیں ہوئے ہیں بلکہ یہ سب قیامت تک زندہ رہیں گے، ان کی طرف موت کو راستہ نہیں ملے گا (ان کو موت نہیں آئے گی) غالیہ فرقہ کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ علیؓ نبی ہیں، جبرئیل نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی، یہ اسباط کے بھی قائل ہیں کہ علیؓ الٰہ تھے۔ اللہ اور اس کی مخلوق کی قیامت تک ان پر لعنت ہو۔ اللہ ان کی بستیوں کو اُجاڑ اور ویران کر دے، ان کی کھیتیاں برباد کر دے اور زمین پر ان کی کوئی بستی باقی نہ چھوڑے۔ انھوں نے غلو کی حد کر دی اور کفر پر جم گئے، اسلام کو ترک کر دیا، ایمان سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اللہ اس کے انبیاء اور قرآن کے منکر ہو گئے ہم ایسے اقوال اختیار کرنے والوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

بُنانیہ

فرقہ غالیہ کی ایک شاخ بنانیہ ہے، یہ گروہ بنان بن سمعان سے منسوب ہے، ان کی تہمت تراشیوں اور لغو باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی طرح ہے۔ یہ جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ اس تشبیہہ سے منزہ اور پاک ہے۔ اس نے خود فرمایا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔ (اس جیسی کوئی شے نہیں)۔

طیاریہ

غالیہ فرقہ ہی کی ایک شاخ طیاریہ ہے یہ فرقہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار سے منسوب ہے یہ تناسخ کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ آدم کی روح اللہ کی روح تھی جو آدم کے اندر حلول کر گئی تھی۔ اسی گروہ کے بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد آدمی کی روح جب دوبارہ دنیا میں آتی ہے تو سب سے پہلے بکری کے بچے کے جون میں آتی ہے پھر اس کے بعد اس سے بھی زیادہ حقیر جون میں آتی ہے اور پھر حقیر سے حقیر تر قالبوں میں دورہ کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ گندگی اور نجاست کے کیڑوں میں جنم لیتی ہے، جون بدلنے کی یہ آخری حد ہے، اس گروہ کے بعض لوگ تو یہاں تک عقیدہ رکھتے ہیں کہ گنہگاروں کی روحیں لوہے، کیچڑ اور کچے برتنوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور پھر وہ اپنے گناہوں کی سزا اس طرح پاتی ہیں کہ آگ میں جلائی جاتی ہیں، کوٹا پیٹا جاتا ہے، گلایا جاتا ہے، اس طرح ذلیل و خوار ہونے کے لئے ان پر جسمانی عذاب ہوتا رہتا ہے۔

مغیریہ

یہ فرقہ مغیرہ بن سعد کی طرف منسوب ہے اس فرقہ کے سربراہ (مغیرہ) نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اس کا قول تھا کہ اللہ نور ہے لیکن انسانی شکل میں، اس نے یہ بھی دعوی کیا تھا کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

منصوریہ

فرقہ منصوریہ، ابو منصور سے نسبت رکھتا ہے، ابو منصور کا دعویٰ تھا کہ مجھے آسمانی معراج ہوئی تھی اور پروردگار نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا، اس کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ اول ترین مخلوق تھے، پھر اس کے بعد حضرت علی کی پیدائش ہوئی، اللہ کے پیغمبروں کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا، جنت، دوزخ کی کچھ حقیقت نہیں ہے، اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ جو شخص ہمارے چالیس مخالفین کو قتل کر دے گا وہ جنتی ہوگا۔ لوگوں کا مال لوٹنا ان کے نزدیک مباح ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جبرئیل نے نبوت کے پہنچانے میں غلطی کر دی، اس فرقہ کا یہ کفر اتنا عظیم ہے کہ اس کے برابر کوئی اور کفر نہیں ہے۔

خطابیہ

یہ فرقہ ابی خطاب سے منسوب ہے، اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ امام نبی اور امین ہے۔ ہر زمانے میں دو پیغمبر ضرور ہوتے ہیں، ایک ناطق ہوتا ہے اور ایک خاموش رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ پیغمبر ناطق تھے اور حضرت علیؓ خاموش پیغمبر تھے۔

معمرہ

معمرہ کا بھی عقیدہ وہی ہے جو خطابیہ کا ہے، خطابیہ سے یہ اس امر میں بڑھکر ہیں کہ یہ نماز کے بھی تارک ہیں۔

بزیعیہ

بزیعیہ فرقہ بزیع سے منسوب ہے، اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت جعفرؓ اللہ ہیں، اللہ اسی شکل و صورت میں دکھائی دیتا ہے، یہ گروہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس بھی وحی آتی ہے اور ہم کو عالم فرشتگان (عالم ملکوت) کی طرف اٹھایا جاتا ہے، ان کی یہ افترا پردازی، دروغ بافی اور تہمت تراشی کتنی عظیم ہے۔ اللہ ان کو اسفل السافلین میں ہاویہ کے اندر پھینک دے۔

مفضلیہ

مفضلیہ فرقہ مفضل صیرفی سے منسوب ہے، یہ فرقہ بھی جھوٹی رسالت اور نبوت کے داعی ہیں اماموں کے متعلق ان کے اقوال بھی وہی ہیں جو مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں عیسائیوں کی ہیں۔

شریعیہ

شریعیہ فرقہ شریع (نامی شخص) سے منسوب ہے، اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ ہستیوں میں حلول کیا تھا۔ نبی علیہ السلام۔ علی۔ عباس۔ جعفر اور عقیل (رضی اللہ عنہم)

سبائیہ

فرقہ سبائیہ عبداللہ بن سبا سے منسوب ہے، اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے وفات نہیں پائی ہے، قیامت سے پہلے دنیا میں واپس آئیں گے مشہور شاعر سید حمیری اسی فرقہ میں سے تھا۔

مفوضیہ فرقہ مفوضیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کا انتظام اماموں کے سپرد فرما دیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا بلکہ ہر چیز تخلیق اور اس کے انتظام کی قدرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض فرما دی تھی۔ حضرت علیؓ کے بارے میں بھی ان کا یہی خیال ہے ان میں سے بعض لوگ جب ابر کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں علیؓ اس میں ہیں اور ان پر سلام بھیجتے ہیں۔

زیدیہ اس فرقہ کا نام زیدیہ اس مناسبت سے رکھا گیا کہ یہ لوگ زید بن علیؓ کے اس قول کی طرف راغب تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سے تولا درست ہے۔

جارودیہ فرقہ جارودیہ کی نسبت ابوالجارود سے ہے، اس گروہ کا خیال ہے کہ حضرت علیؓ رسول اللہ کے وصی تھے اور وہی خلیفہ اول تھے ان کا قول تھا کہ رسول اللہ نے حضرت علیؓ کے صفات کی (اپنے خلیفہ کے سلسلہ میں) صراحت کر دی تھی لیکن نام کا تعین نہیں فرمایا تھا۔ یہ لوگ امامت منصوص کا سلسلہ حضرت امام حسینؓ تک چلاتے ہیں اس کے بعد خلافت کے شورائی ہونے کے قائل ہیں۔

سلیمانیہ یہ فرقہ سلیمان بن کثیر کی طرف منسوب ہے، زرقان کا قول ہے کہ اس فرقہ کا گمان ہے کہ امام حضرت علیؓ تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی بیعت غلط ہوئی۔ یہ دونوں حضرت علیؓ سے سبقت کے مستحق تھے اور امت نے امر اصلح کو چھوڑ دیا۔

بتریہ یہ فرقہ ابتر نامی شخص کی طرف منسوب ہے، ابتر کا اصل نام نواء تھا لیکن ابتر کے نام سے مشہور تھا، اس گروہ کا خیال ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی بیعت غلط نہیں ہوئی کیونکہ حضرت علیؓ نے خلافت کو چھوڑ دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے معاملہ میں یہ لوگ توقف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب ان سے بیعت کی گئی تو حضرت علیؓ امام تھے۔

نعیمیہ فرقہ نعیمیہ نعیم بن یمان کی طرف منسوب ہے، اس فرقہ کا عقیدہ بھی ابتریہ کی طرح ہے لیکن فرق یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ سے تبرا کرتے ہیں اور آپ کو (معاذ اللہ) کافر کہتا ہے۔

یعقوبیہ یہ فرقہ یعقوب کی طرف منسوب ہے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی امامت کے قائل تھے اور رجعت کا انکار کرتے ہیں۔ اس گروہ کے بعض لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) سے تبرا کرتے ہیں اور رجعت[1] کے قائل ہیں۔

رافضیوں کے مختلف فرقے

رافضیوں کے شاخ در شاخ چودہ فرقے ہو گئے۔[2]

---

[1] رجعت سے مراد اول بیعت نہ کرنا اس کے بعد پھر انکار سے ہٹ کر بیعت کی طرف رجوع ہو جانا ہے۔

[2] رافضیوں کے اصل تین گروہوں میں سے ایک گروہ غالیہ کے مختلف فرقے تفصیل سے ان کے عقائد کے ساتھ بیان کر دیئے گئے، اب دوسرے اصل فرقے کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

قطعیہ — چونکہ قطعیہ فرقے کے پیروؤں کو حضرت موسیٰ بن جعفرؓ کی موت کا قطعی یقین تھا اسی لئے اس کو قطعیہ کہا جاتا ہے، یہ لوگ امامت کا سلسلہ محمد بن حنفیہ تک لیجاتے ہیں اور آپ ہی کو قائم منتظر مانتے ہیں۔

کیسانیہ — اس فرقہ کی نسبت کیسان کی طرف ہے یہ محمد بن حنفیہ کی امامت کے قائل تھے کیونکہ بصرہ میں علم آپ ہی کو دیا گیا تھا۔

کریبیہ — یہ لوگ ابن کریب ضرر کے ساتھی تھے۔ (اس لئے ان کو کریبیہ کہا گیا ہے)۔

عمیریہ — اس فرقہ کے لوگ عمر کے ساتھی تھے اور جب انھوں نے مہدی پر خروج کیا تو عمر ہی ان کا امام تھا۔

محمدیہ — یہ گروہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسینؓ امام قائم ہیں اور امام قائم نے تمام بنی ہاشم کو چھوڑ کر اپنا وصی ابو منصور کو بنایا تھا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اور حضرت ہارون (علیہما السلام) کی اولاد کو چھوڑ کر یوشع بن نون کو اپنا وصی بنایا تھا۔

حسینیہ — اس گروہ کا خیال ہے کہ ابو منصور نے اپنے بیٹے حسین کو اپنا وصی بنایا تھا، اس لئے ابو منصور کے بعد حسین ہی امام ہوئے۔

ناؤسیہ — یہ فرقہ ناؤس بصری کی طرف منسوب ہے وہی اس گروہ کا سردار تھا۔ یہ لوگ امام جعفرؓ کی امامت کے اور آن کے زندہ ہونے کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں وہی قائم اور مہدی ہیں۔

اسماعلیہ — اسماعلیہ کہتے ہیں کہ جعفرؓ کا انتقال ہوگیا ان کے بعد اسماعیل امام ہوئے۔ یہی بادشاہ بنینگے امام منتظر وہی ہیں۔

قرامضیہ — یہ فرقہ سلسلۂ امامت کو جعفرؓ تک چلاتے ہیں اور اس کے قائل ہیں کہ امام جعفرؓ نے محمد بن اسماعیل کی امامت کی صراحت کی تھی، محمد زندہ ہیں پس وہی امام مہدی ہیں۔

مبارکیہ — مبارکیہ دسواں فرقہ ہے یہ مبارک نامی شخص سے منسوب ہے جو اُن لوگوں کا سردار تھا، ان کا عقیدہ ہے کہ محمد بن اسماعیل زندہ نہیں، وفات پاچکے ہیں لیکن ان کے بعد ان کی اولاد میں امامت جاری ہے۔

شمیطیہ — یہ فرقہ یحییٰ بن شمیط سے منسوب ہے جو ان کا سردار تھا۔ ان کا عقیدہ ہے حضرت جعفرؓ امام ہیں ان کے بعد امامت ان کے بیٹے پوتوں میں جاری و ساری ہے۔

معمریہ — یہ فرقہ افطحیہ بھی کہلاتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ امام جعفرؓ کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ امام ہیں، عبداللہ کے پاؤں بہت لمبے اور موٹے تھے، اس گروہ کی تعداد بہت زیادہ ہوئی۔

ممطوریہ — اس فرقہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے مناظرہ کیا (ان کا فرقہ قطعیہ سے تعلق تھا) یونس نے ان کے بارے میں کہا کہ تم لوگ کلاب ممطوریہ[1] سے بھی زیادہ گندے ہو۔ اسی وجہ سے اس فرقہ کا نام ممطورۃ پڑگیا۔ اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ موسیٰ بن جعفر زندہ ہیں، نہ مرے ہیں نہ مرینگے وہی امام مہدی ہیں۔ اس فرقہ کو واقفہ بھی کہتے

[1] کلابِ ممطوریہ، بارش میں بھیگے ہوئے کتے۔

ہیں کیونکہ یہ لوگ سلسلہ امامت میں موسیٰ بن جعفر پر ٹھہر جاتے ہیں

موسویہ[1] یہ لوگ سلسلہ امامت میں موسیٰ بن جعفر پر رک جاتے ہیں اس وجہ سے موسویہ سے ملقب ہیں لیکن (مطموریہ کے برعکس) یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم نہیں کہ موسیٰ زندہ ہیں یا مر گئے اگر کسی دوسرے کی امامت صحیح و درست ہو تو لوگ اس کو نافذ کرتے۔

امامیہ یہ فرقہ سلسلہ امامت کو محمد بن حسنؓ کی طرف چلاتا ہے اور ان کو امام قائم منتظر (مہدی) تسلیم کرتا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام قائم ظاہر ہو کر زمین کو عدل سے بھر دینگے جس طرح اب وہ ظلم سے بھرپور ہے۔

زراریہ یہ فرقہ زرارہ نامی شخص کے ساتھیوں کا ہے جو عقیدہ معمریہ کا تھا وہی ان کا ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زرارہ نے معمریہ کی مخالفت ترک کر دی تھی جس کا باعث یہ ہوا کہ عبداللہ بن جعفرؓ سے کچھ مسائل دریافت کئے گئے عبداللہ ان کا جواب نہ دے سکے تو لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا اور موسیٰ بن جعفر کی طرف رجوع کیا۔

رافضیوں کے اقوال (باطلہ)

رافضیوں کے اقوال یہودیوں سے مشابہت رکھتے ہیں، شعبی کہتے ہیں کہ رافضیوں کی محبت یہودیوں کی محبت ہے، یہودی اس بات کے قائل ہیں کہ امامت حضرت داؤد (علیہ السلام) کی اولاد کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے درست نہیں اسی طرح رافضی کہتے ہیں کہ امامت حضرت علیؓ کی اولاد کے علاوہ کسی اور کی صحیح نہیں ہے۔ یہودی اس بات کے قائل ہیں کہ جب مسیح دجال خروج کرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر رسی پکڑ کر اتر ینگے اس وقت جہاد ہوگا اس سے پہلے جہاد نہیں ہو سکتا۔ رافضی بھی کہتے ہیں کہ جب تک مہدی برآمد نہیں ہوں گے اور ایک منادی آسمان کی طرف سے ندا نہ کرے گا اس وقت تک جہاد نہیں ہو سکتا۔ یہودی مغرب کی نماز اتنی تاخیر سے پڑھتے ہیں کہ آسمان پر ستاروں کا اجتماع ایک جال کی شکل میں نظر آنے لگے (کافی سیاہی نہ پھیل جائے) رافضی بھی مغرب کی نماز میں اسی قدر تاخیر کرتے ہیں۔ یہودی قبلہ کی طرف سے کچھ پھرے ہوئے نماز میں ہوتے ہیں۔ رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی فجر کی نماز صبح کے خوب روشن ہو جانے کے بعد ادا کرتے ہیں۔ رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی نماز میں کپڑے لٹکائے رہتے ہیں۔ رافضیوں کی بھی یہی حالت ہے۔ یہودی ہر مسلمان کے خون کو حلال سمجھتے ہیں۔ رافضی بھی یہی خیال کرتے ہیں۔ یہودی عورتوں کی عدت کے قائل نہیں ہیں، رافضی بھی اسکے قائل نہیں ہیں۔ یہودی تین طلاقوں کو بے معنی سمجھتے ہیں، رافضیوں کا بھی یہی حال ہے۔ یہودیوں نے تورات میں تحریف کی ہے۔ رافضیوں نے قرآن میں تحریف کی۔ رافضی کہتے ہیں قرآن پاک میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے۔

---

[1] موسویہ تک چودھا فرقے ہو گئے صاحب غنیہ نے آغاز میں فرمایا تھا "وَاَمَّا الرَّافِضه فالاربع عشرة فرقه اَلّتی تفرعت عنها" الخ لیکن چودھا فرقے موسویہ پر ختم ہو جاتے ہیں لیکن صاحب غنیہ نے اس کے بعد دو فرقے اور بیان فرمائے ہیں۔ ایک امامیہ دوسرا فرقہ زراریہ، اس طرح کل فرقے اس شاخ کے سولہ ہوئے نہ کہ چودھا۔

ترکیب و ترتیب میں الٹ پھیر کر دیا گیا ہے، نزول کی ترتیب باقی نہیں ہے اور قرآن میں کمی و بیشی کردی گئی ہے، قرآن کی قرآت ایسے طریقوں سے کی گئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

یہودی جبرئیل (علیہ السلام) سے بغض رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں، رافضیوں کا ایک گروہ بھی اس کا قائل ہے کہ جبرئیل نے وحی پہنچانے میں غلطی کی۔ علیؓ کے بجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی پہنچادی، اللہ نے ان کو وحی دیکر علیؓ کے پاس بھیجا تھا۔ اللہ کرے یہ ہمیشہ تباہ اور غارت رہیں۔

مرجئہ کے فرقے

مرجئہ کے ۱۲ فرقے یہ ہیں۔

جہمیہ۔ صالحیہ۔ شمریہ۔ یونسیہ۔ یونانیہ۔ نجاریہ۔ غیلانیہ۔ شبیبیہ۔ حنفیہ۔ معاذیہ۔ مریسیہ اور کرامیہ۔

مرجئہ کی وجہ تسمیہ ہے کہ اس فرقہ کے خیال میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے مگر وہ دوزخ میں نہیں جائے گا، ایمان قول کا نام ہے عمل کا نہیں، اعمال احکام ہیں، ایمان صرف قول ہے، لوگوں کے ایمانوں میں باہم کمی بیشی نہیں ہوتی۔ پس عام آدمیوں کا ایمان، انبیاء کا ایمان اور ملائکہ کا ایمان ایک ہی ہے اس میں نہ کوئی زیادہ ہے نہ کوئی کم۔

اظہار ایمان کے ساتھ انشاء اللہ نہیں کہنا چاہیئے۔ (بلکہ یقین کے ساتھ ایمان کا دعویٰ کیا جائے اور کہا جائے میں یقیناً مومن ہوں۔ اس طرح نہ کہے میں انشاء اللہ مومن ہوں) جو شخص زبان سے ضروریات دین کا اقرار کرے اور عمل نہ کرے جب بھی وہ مومن ہے۔

جہمیہ جہمیہ فرقہ جہم بن صفوان سے منسوب ہے۔ جہم کا قول ہے کہ اللہ کو، اللہ کے رسول کو اور ان چیزوں کو جو اللہ کی طرف سے آئی ہیں صرف جاننے اور ماننے کا نام ایمان ہے۔ اس فرقہ کا دعویٰ تھا کہ قرآن مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام نہیں کیا، اللہ تو کلام کرتا ہی نہیں ہے نہ اس کو دیکھا جاسکتا ہے اور نہ اس کی جگہ جانی جاسکتی ہے اس کے لئے نہ عرش ہے نہ کرسی اور نہ وہ عرش پر ہے۔ انھوں نے نامہ اعمال تولے جانے اور عذاب قبر اور جنت و دوزخ کے پیدا ہوجانے کا انکار کیا ہے، ان کا دعویٰ ہے کہ جب وہ دونوں پیدا ہونگے تو فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کی طرف نظر اٹھائیں گے اور نہ اس کا دیدار جنت میں ہوگا۔ ایمان صرف اعتراف قلب کا نام ہے نہ کہ زبان سے اقرار کرنے کا۔ اس گروہ نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات سے انکار کیا ہے۔

صالحیہ اس فرقہ کا یہ نام اس وجہ سے پڑا کہ یہ لوگ خود کو ابوالحسن صالحی کے مذہب کا پیرو کہتے ہیں، ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ معرفت کا نام ایمان اور جہالت کا نام کفر ہے اور یہ کہ جس نے ثالث ثلاثہ (یعنی تین میں سے ایک

تیسرا خدا) کہا سو یہ کہنا کفر نہیں ہے مگر ایسی بات وہی کہے گا جو کافر ہو اگرچہ وہ ظاہر نہ کرے اور یہ کہ ایمان کے سوا کوئی اور عبادت نہیں ہے۔

یونسیہ یہ فرقہ یونس برّی سے منسوب ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ معرفت اور اللہ تعالیٰ سے محبت اور خضوع و خشوع کا نام ایمان ہے جس نے ان باتوں میں سے ایک بات بھی ترک کردی وہ کافر ہوگیا۔

شمریہ یہ فرقہ ابوشمر کی طرف منسوب ہے اس گروہ کا خیال ہے کہ ایمان، معرفت، خضوع و خشوع اور محبت کے ساتھ ساتھ زبان سے یہ اقرار کرنا بھی ہے کہ خدا کے مثل کوئی نہیں ہے۔ ان سب باتوں کے مجموعہ کا نام ایمان ہے، ابوشمر نے کہا ہے کہ جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے اس کو مطلقاً فاسق نہیں کہہ سکتا بلکہ اتنا کہہ سکتا ہے کہ وہ فلاں عمل سے فاسق ہے۔

یونانیہ یہ فرقہ یونان سے منسوب ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ معرفت اور اللہ اور رسول کا اقرار اور جسے عقل جائز نہیں سمجھتی اس کام کو نہ کرنا (کہ خدا اس کو معاف نہیں کرتا) ان سب کے مجموعہ کا نام ایمان ہے۔

نجاریہ فرقہ نجاریہ حسن بن محمد بن عبداللہ نجار سے منسوب ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کی معرفت اور اس کے متفق علیہ فرائض اور اس کے ساتھ خضوع و خشوع اور زبان کے ساتھ اقرار کرنے کا نام ایمان ہے، پس جو شخص ان میں سے کسی بات سے ناواقف ہے اور اس پر حجت قائم ہوجائے اور وہ اس کا اقرار نہ کرے تو وہ کافر ہے۔

غیلانیہ یہ فرقہ غیلان سے منسوب ہے اور یہ شمریہ کا ہم خیال ہے اس کا عقیدہ ہے کہ اشیا کے حدث سے آگاہ ہونا ایمان کے لئے ضروری ہے۔ اور توحید کا علم ہی صرف زبانی اقرار ہے، قلبی شہادت ضروری نہیں۔ زرقان کا قول ہے کہ غیلان نے کہا ہے کہ زبانی اقرار کا نام ہی ایمان ہے اور یہی تصدیق ہے۔

شبیبیہ یہ فرقہ محمد بن شبیب سے منسوب ہے، انکے ساتھی اس کے قائل ہیں کہ اللہ کا اقرار کرنا، اللہ کی وحدانیت کو پہچاننا اور اللہ کی ذات کی ہر تشبیہ سے نفی کرنا (یعنی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ) ایمان ہے۔ محمد کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ابلیس میں ایمان تھا لیکن وہ اپنے غرور اور تکبّر کے باعث کافر ہوگیا۔

حنفیہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے بعض اُن پیروؤں اور ساتھیوں کو حنفیہ مرجئہ کہا جاتا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ اور اللہ کے پیغمبروں کو پہچاننے اور ان تمام چیزوں کا اقرار کرنے کا جو اللہ کی طرف سے آئی ہیں، اس کا نام ایمان ہے برہوتی نے اپنی کتاب الشجرہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

معاذیہ:- یہ فرقہ معاذ موصی کی طرف منسوب ہے، معاذ کہتا تھا کہ جس نے اللہ کی طاعت ترک کردی اس کو فاسق نہیں

مرجئہ حنفیہ کا اہلسنت والجماعت کے حنفی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں کہ یہ فرقہ صرف فروع میں امام ابوحنیفہ کا مقلد ہے اصول میں نہیں، ظاہر ہے اصول میں مقلد نہ ہونا اور فروع میں ہونا تقلید نہیں ہے پس ان کو حنفیہ کس طرح کہا جا سکتا ہے، وہ تو ایک فرقہ ہوا جو حنفیہ سے کٹ کر الگ ہوگیا، خود حضرت صاحب غنیہ فرماتے ہیں۔ واما الحنفیہ فہم بعض اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت رض پس حنفی اہل سنت سے اس گروہ کے عقائد کا فروعی اتفاق ہے اور اصولی اختلاف۔ (مترجم)

کہا جائے گا بلکہ کہا جائے گا کہ اس شخص نے فسق کیا ہے، فاسق نہ اللہ کا دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔

مریسیہ: یہ فرقہ بشر مریسی کا ہے، اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے، اور تصدیق دل اور زبان دونوں سے ہوتی ہے۔ ابن راوندی کا بھی یہی مسلک تھا اس کا قول تھا کہ سورج کو سجدہ کرنا کفر نہیں ہے بلکہ ایک علامت کفر ہے۔

کرامیہ یہ فرقہ ابو عبداللہ بن کرام سے منسوب ہے اس کا عقیدہ ہے کہ زبانی اقرار ہی ایمان ہے، قلب کی تصدیق اس کے لئے ضروری نہیں، منافق حقیقت میں مومن تھے۔ قدرت فعل کو یہ وجود فعل سے مقدم جانتے ہیں خواہ قدرت فعل وقوع فعل کے ساتھ متصل و معاون ہو۔ اس کے برخلاف اہل سنت کہتے ہیں قدرت فعل وقوع فعل کے ساتھ ہے اور بغیر شرط کے اس کو مقدم کہنا جائز نہیں۔ ان کی کتابیں ابوالحسن صالحی، ابن راوندی، محمد بن شبیب اور حسین بن محمد نجار نے تصنیف کی ہیں، اس فرقہ کے ماننے والے زیادہ تر مشرق میں اور خراسان میں آباد ہیں۔

معتزلہ یا قدریہ کے اقوال

معتزلہ کی وجہ تسمیہ

۱۔ معتزلہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ حق سے کنارہ کش ہوگئے تھے (اعتزال کنارہ کش ہوجانے کو کہتے ہیں) دوسرے یہ کہ

۲۔ یہ لوگ مسلمانوں کے اقوال سے الگ تھلگ ہوگئے تھے یعنی مسلمانوں میں گناہ کبیرہ کے مرتکب کے بارے میں اختلاف تھا، بعض کہتے تھے کہ مرتکب گناہ کبیرہ مومن ہے۔ کیونکہ اس میں ایمان موجود ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ کافر ہوگیا۔ واصل[1] بن عطا نے تیسرا قول ایجاد کیا اور کہا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب مومن ہے نہ کافر، اس قول کی بنا پر وہ سب مسلمانوں سے الگ ہوگیا اور اہل ایمان سے کنارہ کش ہوگیا اس وجہ سے ان کو معتزلہ کہا جانے لگا۔

۳۔ معتزلہ کہنے کی یہ وجہ بھی بتائی گئی ہے کہ یہ لوگ حضرت حسن بصری کی مجلس سے الگ ہوگئے تھے جب حسن بصریؒ کا ان کی طرف گزر ہوا تو انھوں نے فرمایا یہ لوگ معتزلہ (الگ ہوجانے والے) ہیں۔ اس وقت یہ لوگ عمرو بن عبید[2] کی پیروی کرتے تھے۔ حسن بصریؒ نے جب عمرو بن عبید پر عتاب کیا تو لوگوں نے حسن بصری کے اس غصہ پر آپ کو ٹوکا، آپ نے فرمایا کیا تم ایسے شخص کے سلسلہ میں مجھ سے بگڑتے ہو۔ جبکہ میں نے خود خواب میں سورج کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔

۴۔ معتزلہ کو قدریہ بھی کہتے ہیں، قدریہ کہنے کی وجہ یہ ہے یہ لوگ انسان کے گناہوں کو قضا و قدر کے تحت نہیں سمجھتے بلکہ خود انسان کو اس کے گناہوں کا خالق سمجھتے ہیں۔

معتزلہ، جہمیہ اور قدریہ صفات خداوندی کے انکار میں یکساں مسلک رکھتے ہیں، ہم اس سلسلہ میں ان کے کچھ عقائد پہلے بیان کر آئے ہیں:۔ اس مسلک کی کتابوں کے مصنف ابوالہذیل۔ جعفر بن حرب، خیاط۔ کعبی۔ ابوالہاشم۔ ابو عبداللہ بصری عبدالجبار بن احمد ہمدانی ہیں، ان کا مذہب اہواز، عسکر اور جہرم میں زیادہ پھیلا، معتزلہ کے مندرجہ ذیل چھ فرقے ہیں۔

---

[1] واصل بن عطا۔

[2] عمرو بن عبید

ہذلیہ۔ نظامیہ۔ معمریہ۔ جبائیہ۔ کعبیہ اور ہشمیہ، وہ باتیں جن پر معتزلہ کے تمام فرقے متفق ہیں وہ ذات باری کی نفی پر مشتمل ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے علم، قدرت، حیات، سمع اور بصر کی نفی کرتے ہیں اسی طرح وہ اُن صفات کی نفی کرتے ہیں جو شریعت سے ثابت ہیں مثلاً استواء و نزول وغیرہ وہ سب اس پر متفق ہیں کہ اللہ کا کلام محدث (نو پیدا شدہ) ہے اور اس کا ارادہ بھی محدث ہے نیز یہ کہ اس نے اس کلام سے تکلم فرمایا جس کو اس نے اپنے غیر میں پیدا کیا (مثلاً درخت وغیرہ) اللہ ارادہ کرتا ہے اور اس کا ارادہ حادث ہے۔ جو محل کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے معلوم کے خلاف ارادہ کرتا ہے (یعنی جانتا ہے کہ ایک فعل نہیں ہوگا اور پھر اس فعل کا ارادہ کرتا ہے)۔

بندوں کی طرف سے جو فعل ہونے والا نہیں ہے اللہ اس کا ارادہ کرتا ہے، اور جو بات ہوگئی ہے وہ نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مقدورات پر قادر نہیں ہے بلکہ یہ محال ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے افعال کو پیدا نہیں کیا بلکہ بندے ہی ان افعال کے خالق ہیں۔ بکثرت ایسی چیزیں ہیں جن کو انسان کھاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بندوں کا رزق نہیں بنایا ہے جب کہ وہ حرام ہوں۔ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ حلال ہی کو رزق بناتا ہے نہ کہ حرام کو۔ آدمی کبھی اجل معین سے پہلے قتل کر دیا جاتا ہے اور قاتل وقت سے پہلے اس کی زندگی ختم کر دیتا ہے۔

مومن گناہِ کبیرہ کے ارتکاب سے اگرچہ کافر نہیں ہوجاتا لیکن ایمان سے خارج ہوجاتا ہے، اس کی تمام نیکیاں برباد جائینگی اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ معتزلہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کے لئے رسول اللہ کی شفاعت کے بھی منکر ہیں۔ معتزلہ میں اکثر ایسے ہی ہیں جو عذاب قبر کو نہیں مانتے اور میزان کا انکار بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ خلیفہ وقت کی اطاعت ترک کرنے اور اس کے خلاف خروج کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ زندہ کی دعا یا خیرات سے مردے کو فائدہ اور نفع نہیں پہنچتا، یہ لوگ حصول ثواب کو نہیں مانتے، ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نہ اللہ نے آدم سے کلام کیا اور نہ نوح سے اور نہ ابراہیم (علیہم السلام) سے نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ جبرئیل، میکائیل اور نہ اسرافیل سے، نہ اُن ملائکہ سے کلام کیا جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کی طرف بھی نہیں دیکھے گا نہ ابلیس، یہودیوں اور نصرانیوں سے کلام فرمائے گا۔

ہذلیہ:- فرقہ ہذلیہ کا بانی اور سردار ابوالہذیل اس عقیدے میں معتزلہ کے دوسرے فرقوں سے منفرد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے علم بھی ہے اور قدرت بھی، سمع بھی ہے اور بصر بھی۔ اللہ تعالیٰ کا کچھ کلام مخلوق ہے اور کچھ غیر مخلوق۔ لفظ کُن غیر مخلوق ہے، اللہ اپنی مخلوق کا دشمن نہیں ہے۔ اللہ کے مقدورات کی ایک خاص حد ہے۔ اہل جنت جنت میں رہیں گے لیکن وہ حرکت پر قادر نہ ہونگے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کو حرکت دینے پر قادر ہوگا۔ اِس کا عقیدہ ہے کہ مُردے، معدوم اور عاجز سے فعل کا صدور ہوسکتا ہے۔ ابوالہذیل کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے سمیع نہیں ہے۔

نظامیہ فرقہ نظامیہ کا بانی اور سردار نظام تھا اس کا عقیدہ تھا کہ جمادات تخلیقی امر (نیچر) کے موافق عمل کرتے ہیں۔ وہ سوائے حرکت اعتمادیہ کے تمام اعراض کی نفی کرتا ہے (یعنی کسی عرض کا وجود تسلیم نہیں کرتا سوائے حرکت اعتمادیہ کے) وہ کہتا ہے کہ انسان روح کا نام ہے اور کسی نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں دیکھا بلکہ انسان کے جسم کو دیکھا

ئے علم الکلام کے یہ مسائل صرف خواص کے لئے قابل توجہ ہیں۔ عوام اور حضرت غوث اعظم کے پرستاروں سے گذارش ہے کہ وہ ان مسائل پر غور و خوض نہ فرمائیں۔

اجماع کے خلاف اس کا قول یہ بھی تھا جس نے قصداً نماز کو ترک کردیا تو لوٹانا اس کے ذمہ واجب نہیں ہے۔ نظام اجماع اُمت کا قائل نہیں تھا وہ کہتا تھا کہ ان کا اجماع باطل پر تھا۔ وہ اس کا بھی قائل تھا کہ ایمان کفر کی طرح ہے اور طاعت گناہ کے مانند اور حضور کا فعل ابلیس لعین کی طرح ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت حجاج کی سیرت کے مانند ہے' اس نے اس قول کو اس دلیل کے ساتھ اختیار کیا تھا کہ تمام جاندار ایک ہی جنسیت رکھتے ہیں (اس لئے ہر فعل اچھا ہے یا برا دوسرے فعل کی طرح ہے) نظام کا یہ بھی قول تھا کہ قرآن حکیم اپنی ترتیب عبارت کے اعتبار سے معجزہ نہیں ہے۔ اس کا قول ہے کہ بچہ اگر دوزخ کے کنارے پر ہو تب بھی اللہ تعالیٰ میں یہ قدرت نہیں کہ اس کو جلا ڈالے یا دوزخ میں پھینک دے' اہل قبلہ میں بھی وہ پہلا شخص ہے جس نے یہ اقوال کفر کہے ہیں۔ یہ کہتا تھا کہ جسم کی تقسیم کسی حد پر بھی جاکر ختم نہیں ہوسکتی (لاتناہی ہے) اس کا قول تھا کہ سانپ' بچھو' گوبر کے کیڑے' کتے اور سور بھی جنت میں ہیں۔

معمریہ فرقہ معمریہ کا بانی معمر تھا' اس کے اقوال مادہ پرستوں کی طرح تھے بلکہ ان سے بھی کچھ بڑھ کر' یہ کہتا تھا کہ اللہ نے نہ رنگ پیدا کیا ہے اور نہ ذائقہ' نہ بو' نہ زندگی نہ موت بلکہ یہ سب جسم کے طبعی خواص ہیں (نیچر نے انھیں ایسا ہی پیدا کیا ہے) وہ کہتا تھا کہ قرآن بھی اللہ کا فعل نہیں ہے بلکہ جسم کے افعال ہیں' اس نے اللہ تعالیٰ کے قدیم ہونے کا بھی انکار کیا ہے' اللہ اس کا ناس کرے اور اس اُمت سے اس کے خیالات کو دور رکھے۔

جبائیہ جبائیہ فرقہ کا سردار جبائی تھا' چند امور میں اس نے اجماع کے خلاف کیا اور سب سے الگ ہوگیا' ان امور میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کہتا تھا "بندے اپنے افعال کے خالق ہیں اور اس بات میں اس سے کوئی سبقت نہیں لے جاسکا یعنی اس سے پہلے کسی نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ وہ یہ بھی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ عورتوں میں حمل کی تخلیق کرتا ہے۔ وہ کہتا تھا کہ بندے جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اطاعت کرتا ہے۔ اس کا قول تھا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ انشاء اللہ میں کل کو اپنا قرض ادا کردوں گا اور قرض ادا نہ کرے تو وہ حانث (قسم توڑنے والا) ہوگا اور انشاء اللہ کہنے سے اس کو کچھ فائدہ نہیں پہنچیگا۔ وہ کہتا تھا کہ پانچ درہم کی چوری کرنے سے آدمی فاسق ہوجاتا ہے۔ اور اگر اس سے ایک حبہ بھی کم ہے تو فاسق نہیں ہوگا

بہشمیہ بہشمیہ فرقہ ابوالہاشم سے منسوب ہے' ابوالہاشم جبائی کا فرزند تھا اس کا قول تھا کہ مکلف قادر ہوتا ہے فاعل اور تارک نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے فعل پر عذاب دے گا' اگر گنہگار تمام گناہوں سے توبہ کرلے اور ایک گناہ سے نہ کرے تو جن گناہوں سے اس نے توبہ کی ہے وہ توبہ بھی صحیح نہ ہوگی۔

کعبیہ یہ فرقہ ابوالقاسم کعبی بغدادی سے منسوب ہے' اس نے اللہ تعالیٰ کے سمیع و بصیر ہونے سے انکار کیا ہے اور اس کا بھی منکر تھا کہ اللہ حقیقت میں صاحب ارادہ ہے' وہ کہتا تھا کہ بندوں کے افعال کے متعلق اللہ کے ارادہ کرنے کے معنی ہیں اُن افعال کا حکم دینا اور اپنے فعل کے ارادہ کرنے کے معنی ہیں فعل کو جاننا اور مجبور نہ ہونا۔ ابوالقاسم کہتا تھا کہ عالم میں خلا محال ہے اور جسم کی صرف بیرونی سطح حرکت کرتی ہے گویا کوئی شخص اگر جسم پر تیل لگا کر چلے (تو اس نظریہ کے مطابق) تو وہ خود متحرک نہ ہوگا بلکہ تیل متحرک ہوگا' یہ قرآن کو حادث تو کہتا تھا مگر اس کے مخلوق ہونے کا قائل نہیں تھا۔

فرقہ مشبہہ کے عقائد و اقوال

مُشبہہ کے تین فرقے ہیں ہشامیہ ۔ مقاتلیہ ۔ واسمیہؒ ۔

یہ تینوں فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ جسم ہے اس لئے کہ کسی موجود کا علم بغیر جسم کے نہیں ہو سکتا۔ رافضیوں اور کرامیہ فرقے پر مُشبّہہ کے عقائد کا بہت غلبہ تھا۔ ہشام بن حکم نے مشبّہہ فرقے کی کتابیں تالیف کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جسمانیت کے اثبات میں خصوصیت سے ایک کتاب تالیف کی ہے۔

ہشامیہ یہ فرقہ ہشام بن حکم کی طرف منسوب ہے۔ اس فرقے کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے جس میں طول، عرض اور عمق موجود ہے وہ ایک چمکدار نور ہے لیکن اس کی ایک مقدار مقرر ہے، وہ کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے وہ متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی وہ سیال چاندی کی طرح ہے، ایک روایت میں آیا ہے کہ ہشام نے کہا کہ اللہ کے لئے سب سے اچھی مقدار (قامت) سات بالشت ہے، پوچھا گیا تیرا رب بڑا ہے یا کوہِ اُحد؟ اس نے جواب دیا میرا رب بڑا ہے۔

مقاتلیہ یہ فرقہ مقاتل بن سلیمان کی طرف منسوب ہے، مقاتل کا عقیدہ تھا کہ اللہ انسان کی شکل میں جسم ہے، اس کے گوشت بھی ہے اور خون بھی، سر، زبان، گردن اور دوسرے اعضاء و جوارح بھی ہیں لیکن اس کی کوئی چیز کسی چیز کے مشابہہ نہیں ہے نہ کوئی شئی اس سے مشابہہ ہے۔

جہمیہ کے اقوال

جہم بن صفوان اس قول میں سب سے منفرد اور الگ تھلگ ہے کہ جو افعال انسان سے سرزد ہوتے ہیں ان کا حقیقی فاعل وہ نہیں ہے بلکہ مجازاً اس کی طرف نسبت کی جاتی ہے جیسے مثلاً کہا جاتا ہے کہ درخت لمبا ہو گیا، کھجور پک گئی (یہ سب بطور مجاز ہے) یہ اللہ کو شئے کہنے کا منکر اور اللہ کے علم کے حادث ہونے کا قائل تھا، اس کا عقیدہ تھا کہ چیزوں کی پیدائش سے پہلے ان کا علم اللہ کے لئے محال ہے، وہ جنت اور دوزخ دونوں کو فانی کہتا تھا، اللہ تعالیٰ کی صفات کے وجود کی نفی کرتا ہے جہم کے مسلک کے لوگ (جہمی) شہر ترمذ کے ہیں۔ مرو میں بھی اس کے ہم خیال لوگ پائے جاتے ہیں، نفی صفات پر اس نے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ اس کو مسلم بن احور مازنی نے قتل کر دیا۔

ضراریہ کے اقوال

ضراریہ فرقے کو ضرار بن عمرو سے نسبت ہے، ضرار اس امر کا قائل تھا کہ اجسام مجموعہ اعراض کا نام ہے، اجسام کا اعراض بن جانا اس کے نزدیک جائز تھا، (اس طرح جوہر و عرض میں ان کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہوا) ضرار کا عقیدہ تھا کہ قدرت

لہ واسمیہ کے عقائد وہی ہیں جو ہشامیہ اور مقاتلیہ کے ہیں، صاحب غنیہ نے واسمیہ فرقہ کا کوئی قول بیان نہیں فرمایا ہے اصل کتاب میں حاشیہ پر صرف اسی قدر ہے کہ واسمیہ کے عقائد دونوں فرقوں سے مشابہہ ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔

قادر کا جزء ہے اور یہ فعل کے صدور سے پہلے ہوتی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کی قرأتوں کا منکر تھا۔

نجاریہ کے اقوال

نجاریہ فرقہ حسین بن محمد نجار کی طرف منسوب ہے، نجار بندوں کے فعل کا حقیقی فاعل اللہ کو بھی قرار دیتا ہے اور بندہ کو بھی اور ارادہ الٰہی کے سوا معتزلہ کی طرح باقی تمام صفات الٰہیہ کی نفی کرتا ہے چنانچہ اس نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے قدیم ارادہ کرنے والا ہے، وہ خلق قرآن کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ اللہ کے صاحب ارادہ ہونے کے معنی ہیں اللہ کا مجبور و مغلوب نہ ہونا اسی طرح اللہ کے متکلم ہونے کے معنی ہیں کلام کرنے سے عاجز نہ ہونا، اسی طرح اللہ کے جواد اور سخی ہونے کے معنی ہیں بخیل نہ ہونا۔ نجار کا مسلک ابن عون اور ابو یوسف رازی کے مسلک کے مطابق ہے، اس کے مسلک کے پیرو زیادہ تر کاشان میں آباد ہیں۔

کلابیہ کے اقوال

کلابیہ فرقہ ابو عبداللہ بن کلاب کی طرف منسوب ہے اس کا عقیدہ تھا کہ اللہ کی صفات نہ قدیم ہیں نہ حادث، نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات، آیت الرحمٰن علی العرش استوی میں استوی ہونے کے معنی ہیں کچھ نہ ہونا، اللہ تعالیٰ جس حال پر پہلے تھا اسی پر ہمیشہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی مخصوص جگہ نہیں، اس کا قول تھا کہ قرآن کے حروف نہیں ہیں۔

سالمیہ فرقے کے اقوال

فرقہ سالمیہ ابن سالم کی طرف منسوب ہے، اس کے بہت سے اقوال میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ محمدی آدمی کی شکل میں دیکھا جائے گا، جن والنس، ملائکہ اور حیوان ہر ایک کے سامنے اسی کی حیثیت میں اللہ نمودار ہوگا، اللہ کی کتاب میں ان کی تکذیب موجود ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (اللہ کی طرح کوئی چیز نہیں ہے، وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے)

اس فرقہ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ایک راز سربستہ ہے اگر وہ اس کو ظاہر کر دے تو نظام عالم درہم و برہم ہو جائے اور انبیاءؑ کا بھی ایک راز سربستہ ہے اگر اس کا اظہار ہو جائے تو نبوت تباہ ہو جائے اور علماء کا بھی ایک راز ہے اگر وہ کھل جائے تو علم ضائع ہو جائے مگر یہ قول غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا انتظام ناقابل زوال ہے، تباہی اور بربادی اس کی طرف رخ بھی نہیں کر سکتیں۔ اگر اس گروہ کے اس قول کو صحیح مان لیا جائے تو حکمت الٰہی بے سود اور باطل قرار دینے تک پہنچا دیتی ہے اور حکمت الٰہی کو باطل قرار دینا کفر ہے، اس فرقہ کا یہ بھی قول ہے کہ قیامت کے دن کافر اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کا حساب کتاب لیگا۔

ان کا قول ہے کہ دوسری مرتبہ ابلیس نے آدم کو سجدہ کر لیا تھا، قرآن مجید میں ان کے اس قول کی تکذیب موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ (ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا)۔ دوسری آیت میں ہے إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ۝ (سوائے ابلیس کے کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا)۔

اس فرقہ کا یہ قول بھی ہے کہ ابلیس جنت میں داخل نہیں ہوا، اس بات کی تکذیب بھی قرآن حکیم میں موجود ہے؛ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے اُخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ٥ (جنت سے نکل جا ہے شبہ تو مردود ہے)۔

اس فرقہ کا یہ قول بھی ہے، جبرئیل رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آتے تھے مگر اپنی اصل جگہ سے ہٹتے بھی نہیں تھے یہ لوگ اس کے قائل ہیں کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو حضرت موسیٰ میں کچھ غرور (خودبینی) پیدا ہوگیا۔ اللہ نے وحی بھیجی کہ موسیٰ تم خود پسند ہوگئے ہو، آنکھیں اٹھا کر تو دیکھو، موسیٰ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے سو طور نظر آئے اور ہر طور پر ایک موسیٰ موجود تھا، اصحاب حدیث اور اہل روایت کے نزدیک ان کا یہ قول بالکل لغو۔ غلط اور باطل ہے، اللہ کے رسول پر دروغ بندی کرنے والے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعید کے طور پر فرمایا تھا کہ جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ لگایا اس کو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

ان کا یہ قول بھی تھا کہ اللہ بندوں سے طاعت کا ارادہ کرتا ہے معصیت دگناہ کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ ان کی نافرمانیاں ان ہی کے ساتھ رکھنا چاہتا ہے" یہ سب خرافات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ٥ (اللہ جس کے فتنہ یعنی کفر کا ارادہ کرے تو اللہ سے تم اس کو بالکل نہیں بچا سکتے۔) اور وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ (اگر تمھارا رب چاہتا تو وہ کفر نہ کرتے)۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ٥ (اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے)۔

ان کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ نبوت سے قبل اور حضرت جبرئیل کے آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک یاد تھا، اس قول کی تکذیب بھی قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ ٥ (اے رسول تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان سے واقف تھے) مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ ٥ (اس سے پہلے نہ تم کوئی کتاب پڑھتے تھے نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔)

یہ فرقہ اس بات کا بھی قائل ہے کہ اللہ ہر قاری کی زبان سے پڑھتا ہے جب یہ لوگ کسی قاری کی زبان سے قرآن سنتے تھے یہ قول حلول کے عقیدہ تک پہنچا دیتا ہے اور اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ کبھی قرآن غلط پڑھتا اور غلط تلفظ کرتا ہے کیونکہ کبھی کبھی قاری سے ایسا ہو جاتا ہے۔ ان کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ ہر جگہ ہے، عرش وغیرہ کی تخصیص نہیں۔ قرآن پاک میں ان کے اس قول کی بھی تکذیب موجود ہے:۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ٥ (خدا نے عرش پر قرار پکڑا...)

اللہ تعالیٰ نے عرش پر مستوی ہونا فرمایا ہے، زمین پر، پہاڑوں پر یا حاملہ عورتوں کے پیٹوں پر مستوی ہونا نہیں فرمایا عقاید اور اصول کے بارے میں یہ آخری بیان ہے جو اشارۃً و اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا درحقیقت ہم نے گمراہ فرقوں کے مذاہب مختلفہ کے ہر مذہب کے ابطال کی طرف اشارہ نہیں کیا محض اس خوف سے کہ کتاب ضخیم نہ ہو جائے۔ بس میں نے ان کے چند اقوال کا ذکر ہی کر دیا تاکہ ان کی شناخت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم سب کو ان مذاہب (باطلہ) اور ان کے معتقدین کے شر سے بچائے اور ہمیں اسلام اور سنت پر اور فرقہ ناجیہ میں اپنی رضا سے موت عطا فرمائے۔ (آمین)
